USWA JOURNAL OF RESEAR اُسوہ مجلہ تحقیق
Volume, 05, Issue: 01 (Jan- Jun 2025)
e-ISSN:2790-5535 p-ISSN:2958-0927
Website: *https://uswa.com.pk/*

شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسی ایک عظیم مفسر کی علمی زندگی کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Scholarly Legacy of a Great Exegete Allama Sheikh Abu Ali al-Fadl ibn al-Hasan al-Tabarsi

Mr.Fayaz Ali
MS Scholar, Deportment of Arabic International Islamic University Islamabad
fayazali12g@gmail.com

Abstract
This paper presents a comprehensive analysis of the distinguished exegete Sheikh Amin al-Islam al-Tabarsi (d. 548 AH) and his seminal Qur'anic commentary, Majma'al-Bayan fi Tafsir al-Qur'an. The study begins with an overview of the author's biography, his scholarly stature, jurisprudential and theological orientation, and a brief survey of his other intellectual contributions. The core of the research is devoted to an in-depth examination of Majma'al-Bayan its methodological framework, structural organization, sources, linguistic and grammatical analysis, and its engagement with jurisprudential and theological themes. Particular attention is given to the exegete's use of traditions from the Ahl al-Bayt (peace be upon them) and his balanced integration of rational inquiry and transmitted knowledge. Owing to its comprehensiveness, moderation, and diversity of sources, Majma'al-Bayan enjoys wide acceptance and recognition among both Shia and Sunni scholars. The study also underscores the work's enduring relevance and its alignment with modern academic standards of Qur'anic interpretation. Overall, this abstract highlights Sheikh al-Tabarsi's significant contribution to the field of tafsir, marking his work as a landmark in the intellectual tradition of Qur'anic exegesis.
Keywords: Shaikh Tbrasi, Scholarly, Contribution, theological orientation.

تعارف

اسلامی تاریخ میں علمِ تفسیر کو جو امتیازی مقام حاصل ہے، وہ اس بات کا غماز ہے کہ قرآن فہمی امت مسلمہ کی علمی، فکری اور روحانی اساس رہی ہے۔ اس میدان میں صدیوں کے دوران متعدد جلیل القدر مفسرین نے اپنی فکری کاوشوں اور تحقیقی بصیرت سے قرآن کے معانی و مفاہیم کو واضح کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہی بلند پایہ مفسرین میں علامہ شیخ ابو علی الفضل

بن حسن الطبرسیؒ ایک عظیم المرتبت عالم کی حیثیت سے جلوہ گر ہوتے ہیں جنہوں نے چھٹی صدی ہجری میں علمِ تفسیر و قرآن، لغت، حدیث، فقہ اور علم الکلام جیسے متنوع علمی شعبہ جات میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

علامہ الطبرسیؒ کی علمی شخصیت نہ صرف شیعہ مکتبِ فکر میں بلکہ اہل سنت کے علمی حلقوں میں بھی احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ان کی مشہور اور معتبر تفسیر "مجمع البیان فی تفسیر القرآن" علمائے اسلام کے درمیان ایک قابلِ اعتماد، مدلل اور جامع تفسیر کے طور پر مانی جاتی ہے جو محتاط اسلوب، تحقیقی انداز اور علمی تنوع کی حامل ہے۔ اس تفسیر میں انہوں نے تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے دونوں مکاتبِ فکر کے مابین علمی توازن قائم رکھا، جس نے اسے فقہی، کلامی اور لغوی ماہرین کے لیے بھی ایک قیمتی سرمایہ بنادیا۔

علامہ الطبرسیؒ نہ صرف علومِ اسلامی کے ایک ہمہ جہت ماہر تھے بلکہ ان کا طرزِ تحقیق، علمی دیانت، حوالہ جات کی دقت، اور اسلوبِ بیان عصرِ وسطیٰ کے علمی معیار کی اعلیٰ مثال پیش کرتا ہے۔ ان کی شخصیت ایک ایسا علمی مرکز ہے جس کے گرد متعدد علمی، تفسیری اور فکری دھارے جمع ہوتے ہیں۔ ان کے علمی مقام، آثار اور خدمات کا عصرِ حاضر کے تناظر میں تجزیاتی جائزہ لینا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ موجودہ علمی دنیا کو ایک ایسے علمی منبع سے روشنی حاصل ہو جو قرونِ وسطیٰ کے اسلامی علوم میں تحقیق، اعتدال اور توازن کا مظہر ہے۔

اس تحقیقی مطالعے میں ہم علامہ الطبرسیؒ کی سوانحی معلومات، علمی خدمات، تفسیری اسلوب اور ان کی مشہور تفسیر "مجمع البیان" کے علمی و فکری پہلوؤں کا گہرائی سے جائزہ لیں گے تاکہ ایک طرف ان کی علمی خدمات کا احاطہ ہو سکے اور دوسری طرف اسلامی علمِ تفسیر کی تاریخ میں ان کے مقام کو واضح کیا جا سکے۔

تحقیقی مقاصد

- علامہ الطبرسی کی سوانحی معلومات کو مستند تاریخی و علمی منابع کی روشنی میں مرتب کرنا۔
- ان کے علمی کارناموں، خاص طور پر علمِ تفسیر میں خدمات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا۔
- ان کے علمی اسلوب، طرزِ نگارش، اور قرآنی فہم کی خصوصیات کو اجاگر کرنا۔
- ان کے علمی و فکری اثرات کا جائزہ لینا، خصوصاً بعد کے علما پر ان کے اثرات۔

تحقیقی سوالات

علامہ الطبرسی کا نسب، تعلیم، اور علمی پس منظر کیا تھا؟

ان کے القاب کی علمی و تاریخی حیثیت کیا ہے، اور ان کے ذریعہ سے ان کی علمی شناخت کیسے ابھرتی ہے؟

تفسیر مجمع البیان کے اسلوب، منابع اور علمی خصوصیات کیا ہیں؟

علامہ الطبرسی کے معاصرین اور بعد کے علما پر ان کے افکار و نظریات کا کیا اثر ہوا؟

اہمیتِ مطالعہ

علامہ شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسیؒ کی شخصیت اور ان کا علمی سرمایہ اسلامی علوم، بالخصوص علمِ تفسیر میں ایک ایسا روشن باب ہے، جس کی تفہیم عصرِ حاضر کے علمی اور تحقیقی رجحانات کے تناظر میں نہایت ضروری ہے۔ ان کی علمی خدمات کا مطالعہ اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ وہ نہ صرف اپنے دور کے جلیل القدر مفسر، محدث اور لغوی تھے، بلکہ اُن کا تحقیقی اسلوب، منابع کا تنوع، اور بین المسالک اعتدال اُن کی علمی گہرائی کا مظہر ہے۔

۱۔ اردو زبان میں تحقیقی خلاء کی تکمیل:

علامہ الطبرسیؒ جیسی عبقری شخصیت پر عربی اور فارسی زبانوں میں مختلف مقالات اور کتب تحریر کی گئی ہیں، لیکن اردو زبان میں ان کی زندگی، علمی خدمات اور تفسیری اسلوب پر جامع، تجزیاتی اور تنقیدی تحقیقی مطالعے کی کمی واضح طور پر محسوس کی جاتی ہے۔ موجودہ تحقیق اس خلاء کو پُر کرنے کی ایک سنجیدہ اور علمی کوشش ہے، جو اردو داں محققین، طلباء اور اسکالرز کو ایک معتبر علمی حوالہ فراہم کرے گی۔

۲۔ علمِ تفسیر میں اصولی تنوع اور اجتہادی بصیرت کا مظہر:

علامہ الطبرسیؒ کی تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن محض ایک تفسیر نہیں بلکہ تفسیری اصول و قواعد، لغوی تحلیل، ناسخ و منسوخ، اسبابِ نزول، اور فقہی آرا پر مبنی ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ان کی یہ تفسیر اس اعتبار سے منفرد ہے کہ وہ روایت و درایت، عقل و نقل، اور تفسیر بالماثور و تفسیر بالرائے کے امتزاج سے ایک متوازن علمی زاویہ پیش کرتی ہے، جو عصر حاضر میں تفسیری اعتدال کے حوالے سے انتہائی مفید ہے۔

۳۔ مذہبی ہم آہنگی اور مسلکی وسعت نظری کی نمائندگی:

علامہ الطبرسیؒ نے اپنی تفسیر میں صرف شیعہ نقطہ نظر کو بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اہلِ سنت کے اقوال، فقہی مکاتب، اور تفسیری اقوال کو بھی جگہ دی۔ انہوں نے متعدد بار امام فخر الدین رازی، طبری، زمخشری اور دیگر اہلِ سنت مفسرین کے اقوال کو علمی دیانت داری کے ساتھ نقل کیا، جس سے ان کے علمی توازن اور بین المسالک ہم آہنگی کی سوچ ظاہر ہوتی ہے۔ یہ طرزِ فکر آج کے متفرق اور متنازعہ علمی ماحول میں ایک عملی نمونہ ہے۔

۴۔ عصرِ حاضر میں علمی رہنمائی کی ضرورت:

موجودہ دور میں جہاں علمِ تفسیر پر جدید استشراقی اور سوشیولوجیکل تنقیدیں ہو رہی ہیں، وہاں علامہ الطبرسیؒ کا تحقیقی، معروضی اور اصولی اسلوب نئے اسکالرز کے لیے ایک معتبر ماڈل فراہم کرتا ہے۔ ان کی تفسیر کا مطالعہ تحقیقی اصولوں، مصادر کی جانچ، اور استدلالی اسلوب کے ذریعے ایک جدید اسلامی فکر کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

۵۔ تاریخی و سوانحی ورثے کی حفاظت:

علامہ الطبرسیؒ کی سوانحی زندگی میں علمی ہجرت، تدریسی سرگرمیوں، تالیفی جہتوں اور تلامذہ کی فہرست جیسے پہلو بھی شامل ہیں، جو قرونِ وسطیٰ کی اسلامی علمی دنیا کی ایک جھلک پیش کرتے ہیں۔ ان پہلوؤں کا مطالعہ ہمیں اسلامی علمی تاریخ کی ترقی، ارتقاء اور فکری تسلسل کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

اس تحقیقی مطالعے کی اہمیت اس لیے دوچند ہو جاتی ہے کہ علامہ الطبرسی جیسی جامع شخصیت پر اردو زبان میں مکمل اور تجزیاتی انداز میں بہت کم تحقیق سامنے آئی ہے۔ ان کی تفسیر نہ صرف علمی معیار پر فائق ہے بلکہ تفسیری ادب میں ایک جدید اور معروضی طرز کی نمائندگی کرتی ہے۔ ان کا تعارف، افکار، اور علمی خدمات عصر حاضر کے مفسرین اور طلبائے علم کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس مطالعہ کے ذریعے جہاں ان کی انفرادی شخصیت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے، وہیں علمِ تفسیر کی تاریخ میں ان کے کردار کو بھی منصفانہ طریقے سے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

شیخ طبرسی کا تعارف

ا۔ نام، نسب اور القاب

علامہ شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسیؒ کا شمار اُن جلیل القدر شیعہ علما میں ہوتا ہے جنہوں نے چھٹی صدی ہجری میں علمِ تفسیر سمیت متعدد اسلامی علوم میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کا مکمل نسب یوں ہے :الامام امین الدین الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسی السبزواری المشہدی۔ ان کا تعلق ایران کے معروف علمی علاقے طبرستان سے تھا، جو موجودہ مازندران کہلاتا ہے۔ بعض تاریخی اقوال کے مطابق ان کا تعلق طبرس نامی شہر سے تھا، جو کاشان اور اصفہان کے درمیان واقع تھا، جیسا کہ بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

ان کے مشہور القاب میں "امین الاسلام"، "امین الدین"، "امین الروسا"، اور "امین الدولہ" شامل ہیں۔ سب سے زیادہ معروف لقب امین الاسلام ہے، جو علمی و دینی حلقوں میں ان کی پہچان بن چکا ہے۔ ان کے بیٹے نے اپنی کتاب مکارم

الاخلاق میں ذکر کیا ہے کہ بعض القاب خود ان کی حیات میں رائج ہو چکے تھے، جو اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنے وقت میں نہایت معزز و مقبول عالمِ دین تھے۔

۲۔ لقب "الطبرسی" اور اس سے منسوب دیگر علماء

لقب "الطبرسی" کئی علمی شخصیات کے ساتھ وابستہ ہے، جس کی وجہ سے بعض اوقات علمی حلقوں میں الجھن پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں درج ذیل مشہور علما شامل ہیں:

- ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی (موضوعِ تحقیق)
- ابو نصر الحسن بن الفضل الطبرسی (ان کے فرزند)
- ابو الفضل علی بن الحسن الطبرسی (ان کے پوتے)
- ابو منصور احمد بن علی الطبرسی (مصنف *الاحتجاج*)

اس تحقیق میں جس شخصیت پر توجہ دی جا رہی ہے وہ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی ہیں، جو تفسیر *مجمع البیان* کے مصنف اور چھٹی صدی ہجری کے عظیم مفسر تھے۔

۳۔ ولادت، پرورش اور علمی آغاز

علامہ الطبرسیؒ کی ولادت کے بارے میں مورخین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان کی پیدائش 462ہجری میں ہوئی، جبکہ آیت اللہ قاسم حسن جیسے معاصر محققین نے اپنی تحقیقی تصنیف العلامہ الطبرسی (م ۵۴۸ھ) و تفسیرہ مجمع البیان میں ان کی ولادت 470ہجری کے لگ بھگ بیان کی ہے۔ ان کا مقامِ پیدائش ایران کا وہ علاقہ تھا جو کاشان و اصفہان کے درمیانی خطے میں واقع تھا۔

ابتدائی علمی مراحل انہوں نے بیہق میں طے کیے، جو اس دور کا معروف علمی مرکز تھا۔ وہ زبان و لغت کے ماہر، دقیق النظر محقق، اور مخلص مدرس تھے۔ طلبائے علم ان سے کسبِ علم کے لیے دور دراز علاقوں سے بیہق آیا کرتے تھے۔

۴۔ علمی ہجرت اور تدریسی خدمات

علامہ الطبرسیؒ نے 523ہجری میں مشہد مقدس سے سبزوار ہجرت کی، اور وہیں مستقل طور پر تدریس، تصنیف و تحقیق میں مصروف ہو گئے۔ سبزوار کا انتخاب اُن کے روحانی رجحان اور اہل بیت علیہم السلام سے ان کی شدید محبت کی علامت تھا۔ اگرچہ یہ علاقہ عربی ادب، فقہ اور دیگر علوم کے بڑے مراکز سے دور تھا، تاہم انہوں نے وہیں رہ کر ایک جامع علمی مدرسہ قائم کیا اور تفسیر سمیت کئی موضوعات پر قلم اٹھایا۔

۵۔ عمر اور وفات

علامہ الطبرسیؒ نے ایک بھرپور علمی زندگی گزاری اور تقریباً ۸۰ تا ۹۰ سال عمر پائی۔ ان کی وفات 548ہجری میں سبزوار میں ہوئی۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ علم، عمل، اخلاص اور تحقیق سے معمور تھا، اور ان کا علمی ورثہ صدیوں بعد بھی زندہ و تابندہ ہے۔

علمی اثرات اور فکری بنیادیں

علامہ طبرسیؒ کے تفسیری منہج پر شیخ الطائفہ محمد بن حسن الطوسیؒ کی گہری چھاپ نمایاں ہے، جو التبیان فی تفسیر القرآن کے مصنف تھے۔ ان کے اسلوب اور مواد میں فکری یکسانیت اور روشنی صاف محسوس کی جاسکتی ہے۔ علامہ طبرسیؒ نے طوسیؒ کی تفسیر سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ اس کے علمی منہج کو مزید گہرائی، ترتیب اور وسعت کے ساتھ پیش کیا۔

ا۔ علمی مقام

علامہ شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسیؒ کا شمار اسلامی تاریخ کے ان مایہ ناز مفسرینِ قرآن میں ہوتا ہے جنہوں نے علمِ تفسیر کو فکری اعتدال، تحقیقی معیار اور علمی وسعت سے ہم آہنگ کیا۔ وہ نہ صرف اہلِ تشیع کے مفسرین میں ممتاز تھے بلکہ ان کا اسلوب، وسعتِ نظر، اور فکری امانت داری انہیں تمام مکاتبِ فکر کے لیے قابلِ احترام بناتی ہے۔

۲۔ غیر جانب داری اور تحقیقی اعتدال:

ان کی تفسیر "مجمع البیان فی تفسیر القرآن "کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک ان کا غیر جانب دارانہ اور دقیق علمی اسلوب ہے۔ جب وہ کسی آیت کی لغوی تشریح، نحوی ساخت، قراءت، فقہی اختلاف یا کلامی بحث پر گفتگو کرتے تو ایک علمی اور معتدل زاویۂ نظر اختیار کرتے۔ انہوں نے ہمیشہ تحقیقی احتیاط، توازن، اور ادبِ اختلاف کا لحاظ رکھا۔ ان کی علمی تحریر میں جذباتی تعصب یا مسلکی شدت پسندی نظر نہیں آتی، بلکہ ایک منصفانہ تجزیہ سامنے آتا ہے، جو عصرِ حاضر کے لیے بھی نمونۂ تحقیق ہے۔(Modarressi, 1993)

۳۔ ذاتی اوصاف اور علمی خلوص:

علامہ الطبرسی نہایت سنجیدہ، منظم، اور محققانہ مزاج کے حامل تھے۔ وہ صرف مفسر نہیں تھے بلکہ لغت، نحو، اصولِ فقہ، علم الکلام، اور تاریخِ قرآن جیسے مضامین میں بھی گہری بصیرت رکھتے تھے(Sachedina, 1981) ۔ ان کی تفسیر میں عقل و نقل کا امتزاج نمایاں ہے، جہاں ایک طرف وہ عقلی استدلال پیش کرتے ہیں تو دوسری جانب معتبر احادیث و

روایات سے بھی بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ ان کی تحریر میں نہ صرف فکری لطافت پائی جاتی ہے بلکہ علمی سختی اور اصولی گہرائی بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

۴۔ مقام واثرات:

ان کا علمی مقام اس وقت کے مشاہیر علما کے درمیان مسلم تھا۔ وہ نہ صرف امامیہ مکتب کے درمیان ممتاز حیثیت رکھتے تھے بلکہ اہل سنت علمانے بھی ان کی تفسیر سے استفادہ کیا۔ ان کے اسلوب پر شیخ الطائفہ محمد بن حسن الطوسیؒ کا اثر واضح ہے، جنہوں نے *التبیان فی تفسیر القرآن* لکھی(Tabataba'i, 1981) ۔ الطبرسی نے اس تفسیر سے بھرپور استفادہ کیا اور اسے مزید منظم، جامع اور سہل انداز میں پیش کیا۔ ان کی تفسیر بعد کے کئی مفسرین، بالخصوص شیخ عبد علی حائری، علامہ طباطبائی، اور علامہ شعرانی پر اثر انداز ہوئی۔

۵۔ تعلیم و تدریس:

ان کی تدریسی زندگی بھی خاصی بارآور رہی۔ بیہق، سبزوار، اور مشہد جیسے علمی مراکز میں ان سے طلباء علم سیکھنے کے لیے حاضر ہوتے۔ وہ اپنے وقت کے موقر مدرس اور علمی شخصیت تھے، جنہوں نے نہ صرف درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ بے شمار شاگردانِ علم کو علمی و فکری تربیت دی(Al-Tusi, 2007) ۔

۶۔ فکری بنیاد: محبتِ اہل بیتؑ

علامہ الطبرسیؒ کی علمی بصیرت کی بنیاد محبتِ اہل بیت علیہم السلام پر استوار تھی۔ ان کی تحریروں میں جابجا اہل بیتؑ سے والہانہ محبت، علمی توقیر، اور روایت کی پابندی نمایاں ہے۔ تاہم انہوں نے اس محبت کو کبھی تعصب یا تقلید میں نہیں بدلا، بلکہ علمی دیانت داری کو برقرار رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تفسیر آج بھی تمام مکاتبِ فکر کے سنجیدہ محققین کے لیے معتبر حوالہ مانی جاتی ہے۔

علمائے کرام کی آرا

علامہ شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسیؒ کی علمی و تفسیری عظمت صرف ان کی تصانیف یا طرزِ تفسیر سے ہی ثابت نہیں ہوتی بلکہ ان کی شخصیت کے بارے میں قدیم وجدید علمائے اسلام کے اقوال بھی اس پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ان کے معاصرین، متاخرین اور غیر شیعہ علمانے بھی نہ صرف ان کے علمی کمالات کا اعتراف کیا بلکہ ان کے معتدل، غیر متعصب اور تحقیقی مزاج کو سراہا۔

۱۔ ابن شہر آشوب (588 ھ)

شیعہ عالمِ دین ابو جعفر ابن شہر آشوب، جنہوں نے علمِ رجال و تراجم میں اہم خدمات انجام دیں، علامہ طبرسیؒ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں" : وہ امامیہ علما میں سے ایک جلیل القدر شخصیت تھے، جن کی متعدد بلند پایہ تصانیف موجود ہیں۔ "(ابن شہر آشوب، *معالم العلماء*)

۲۔ شیخ محمود شلتوت (شیخ الجامعۃ الازہر، مصر):

جامعہ ازہر کے شیخ، محمود شلتوت، جنہوں نے شیعہ سنی قربت کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا، فرماتے ہیں : "مصنف نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں سائنسی و علمی فکر کو مذہبی وابستگی پر غالب رکھا ہے۔ اگرچہ وہ شیعہ نقطۂ نظر کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں، لیکن وہ مخالفین کے لیے سخت الفاظ استعمال نہیں کرتے اور نہ ہی تعصب کے شکار ہوتے ہیں۔ "(شلتوت، الاسلام: عقیدۃ و شریعۃ)

۳۔ امام ذہبی (748 ھ)

مشہور محدث و مؤرخ امام محمد بن احمد الذہبیؒ فرماتے ہیں" : حق یہ ہے کہ علامہ طبرسی اپنے تشیع میں نہ غلو کرنے والے تھے نہ ہی عقیدے میں شدت پسند، جیسا کہ بعض دیگر امامیہ علما میں پایا جاتا ہے۔ ہم نے ان کی تفسیر کا مطالعہ کیا ہے اور کہیں بھی یہ نہیں پایا کہ انہوں نے کسی صحابی کو کافر کہا ہو یا ان کی عدالت پر طعن کیا ہو۔ نہ ہی انہوں نے حضرت علیؓ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی ہے جو انہیں نبوت یا الوہیت کے درجہ پر فائز کرے۔ "(الذہبی، میزان الاعتدال)

۴۔ ڈاکٹر یوسف خلیفہ (مصری مستشرق):

عصرِ حاضر کے مشہور مصری مستشرق ڈاکٹر یوسف خلیفہ، جو تفسیر کے اصول اور علومِ اسلامیہ پر گہری نگاہ رکھتے تھے، فرماتے ہیں" : علامہ طبرسی شیعہ مفسرین میں سب سے زیادہ معتدل اور غلو و انتہا پسندی سے دور رہنے والے عالم تھے۔ ان کا اسلوب دیگر مفسرین کے لیے ایک علمی نمونہ ہے۔ "(خلیفہ، دراسات فی التفسیر) یہ تمام اقوال اس بات کی گواہی ہیں کہ علامہ الطبرسیؒ کا علمی مقام صرف اہل تشیع کے اندر نہیں، بلکہ اسلامی دنیا کے تمام علمی مکاتب میں تسلیم شدہ ہے۔

مشائخ و اساتذہ

علامہ طبرسیؒ کی علمی عظمت، ان کی تصنیفی بصیرت، اور تفسیر نگاری میں ان کے اجتہادی مزاج کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ وہ صرف ذاتی مطالعہ اور ذہانت کا نتیجہ نہیں، بلکہ انہیں کئی عظیم علما اور فقہا کی براہ راست تربیت

اور علمی صحبت میسر آئی۔ ان کے مشائخ و اساتذہ کا تذکرہ اس تحقیقی مطالعے میں اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ ان کی علمی جڑوں اور مکتبِ تربیت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

ان کے نمایاں اساتذہ درج ذیل ہیں:

- شیخ ابو علی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی : شیخ الطائفہ محمد بن حسن الطوسیؒ (المعروف ب-"المفید الثانی") کے فرزند تھے، اور فقہ و اصول میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔
- شیخ الحسن بن الحسین بن الحسن بن بابویہ القمی الرازی : امامیہ علما میں ایک جلیل القدر راوی اور شیخ منتجب الدین کے جد۔
- شیخ عبد الجبار بن عبد اللہ بن علی المقری الرازی (المعروف ب-المفید الرازی) علمِ قراءت اور حدیث میں نمایاں مہارت رکھتے تھے۔
- شیخ موفق الدین الحسن بن الفتح الواعظ البکر آبادی الجرجانی جرجان کے مشہور واعظ، مفسر اور فقیہ، جن کی تقریریں اور دروس علمی دنیا میں مؤثر رہے۔
- سید ابو طالب محمد بن حسین الحسینی الجرجانی اہلِ بیت کے مخلص عالم اور جرجان کے روحانی و علمی مرکز سے وابستہ شخصیت۔
- شیخ عبد اللہ بن عبد الکریم بن ھوازن القشیري مشہور محدث، فقیہ اور ادیب، جن کے شاگردان پورے عالمِ اسلام میں پھیلے۔
- شیخ عبید اللہ محمد بن حسین البیھقي امامیہ علما میں ممتاز مقام کے حامل، جن کی وفات ۵۲۳ھ میں ہوئی۔
- شیخ جعفر بن محمد الدورِیستی براہِ راست شیخ مفید اور سید مرتضی جیسے جلیل القدر علما سے استفادہ کرنے والے۔

یہ تمام اساتذہ اپنی اپنی جگہ علم و معرفت کے مینار تھے، اور علامہ طبرسیؒ نے ان سے صرف علم نہیں لیا، بلکہ ان کے اسلوب اور علمی طریقہ کار کو جذب کر کے اپنی تفسیر اور دیگر علمی کاموں میں منتقل کیا۔

شاگردوں کا تعارف

جب کسی علمی شخصیت کے اساتذہ اور علمی مقام پر گفتگو کی جاتی ہے تو یہ سوال لازمی طور پر ذہن میں آتا ہے کہ اس شخصیت سے فیض یاب ہونے والے شاگرد کون تھے؟ ان کے علمی فیضان نے کن افراد کو متاثر کیا؟ اور ان شاگردوں نے آگے چل کر اسلامی علوم کی کس طرح خدمت کی؟

علامہ شیخ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسیؒ کے شاگردوں میں بعض ایسی ممتاز شخصیات شامل ہیں جنہوں نے بعد ازاں علمی، تفسیری، اخلاقی اور ادبی میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی شاگردی علامہ الطبرسی کے اثر و نفوذ اور علمی مرکزیت کی دلیل ہے۔

نمایاں شاگرد

۱. شیخ رضی الدین ابو نصر الحسن بن الفضل بن الحسن الطبرسی : ان کے فرزند اور معروف علمی شخصیت، جو کتاب مکارم الاخلاق کے مؤلف ہیں۔ یہ کتاب اخلاق اسلامی کے موضوع پر شیعہ اور سنی دونوں حلقوں میں مستند مانی جاتی ہے۔

۲. شیخ رشید الدین ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب السروی مشہور کتاب مناقب آل ابی طالب کے مصنف، جو اہل بیت علیہم السلام کی سیرت و فضائل پر ایک اہم ماخذ ہے۔

۳. شیخ منتجب الدین ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن حسن بن حسین بن بابویہ القمی علمِ رجال میں معروف کتاب فہرست الرجال کے مؤلف، جس میں شیعہ علما و راویوں کا تذکرہ ہے۔

۴. سید ضیاء الدین فضل اللہ بن علی الحسنی الراوندی الکاشانی مشہور علمی و ادبی شخصیت، جنہوں نے کتاب القصص جیسی اہم تصنیف قلمبند کی۔

۵. قطب الدین ابو الحسین سعید بن ہبۃ اللہ بن الحسن الراوندی ممتاز فقیہ، مفسر اور محدث، جن کی کتاب الخرائج والجرائح روایات و معجزات کے ذخیرے کے طور پر معروف ہے۔

۶. شرف شاہ بن محمد الحسینی الأفطسی النیشابوری علم و ادب میں بلند مقام کے حامل، جن کا تعلق نیشاپور کے علمی مرکز سے تھا۔

۷. شیخ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن محمد الدوریستی ثقہ اور جلیل القدر راوی، جو مختلف فقہی اور حدیثی اسناد میں نظر آتے ہیں۔

۸. شیخ ابو الفضل شاذان بن جبریل بن اسماعیل القمی مشہور فقیہ و راوی، جن کی علمی خدمات اہلِ قم کے مکتب میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

یہ شاگرد در حقیقت علامہ الطبرسی کے علمی و فکری تسلسل کے مظہر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی تصانیف اور تدریسی خدمات کے ذریعے استاد کے علمی فیضان کو آنے والی نسلوں تک منتقل کیا۔

تصانیف

علامہ شیخ الطبرسیؒ نہ صرف ایک عظیم مفسر قرآن تھے بلکہ وہ ایک کثیر الجہات عالم بھی تھے جنہوں نے قرآن، عقائد، اخلاق، فقہ، دعا، نحو، اور ادبیات پر وقیع تصانیف چھوڑیں۔ ان کی کتابیں نہ صرف علمی دنیا میں قبولِ عام رکھتی ہیں بلکہ تحقیق، تجزیہ، حوالہ اور استناد کے لحاظ سے بھی مستند اور معیاری مانی جاتی ہیں۔

اہم تصانیف کی فہرست

- مجمع البیان فی تفسیر القرآن ان کی سب سے مشہور اور شاہکار تفسیر، جو فقہی، لغوی، نحوی اور روایتی نکات پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر شیعہ و سنی مفسرین کے نزدیک یکساں قابلِ قدر مانی جاتی ہے۔
- إعلام الورى بأعلام الهدى اہل بیت علیہم السلام کی سیرت و فضائل پر مشتمل ایک جامع اور تحقیقی کتاب۔
- الأدب الدينية للخزانة المعينية اخلاق اسلامی اور دینی آداب پر مبنی علمی و ادبی تصنیف۔
- أسرار الإمامة امامت کے موضوع پر گہرے فکری اور کلامی مباحث پر مشتمل اہم تصنیف۔
- جوامع الجامع ایک مختصر مگر جامع تفسیر قرآن، جو فقہی و ادبی پہلوؤں کا حسین امتزاج ہے۔
- الجواهر في النحو علمِ نحو پر گراں قدر علمی خدمت، جو ان کے ادبی اور نحوی ذوق کا مظہر ہے۔
- عدة السفر و عمدة الحضر سفر و حضر کے احکام سے متعلق فقہی رسالہ۔
- العمدة في أصول الدين والفرائض والنوافل عقائد، فرائض اور نوافل کے احکام پر جامع علمی پیشکش۔
- كنوز النجاح في الأدعية المأثورة ، ماثور دعاؤں پر مشتمل کتاب، جو دعاؤں کے حوالے سے ایک قیمتی خزانہ ہے۔
- الكاف الشاف من كتاب الكشاف: زمخشری کی تفسیر الکشاف کا تجزیاتی خلاصہ۔
- مشكاة الأنوار في الأخبار: احادیث اور روایات کا مجموعہ۔

۱. نثر اللآلي: حضرت علیؑ کے اقوال پر مشتمل، حروفِ تہجی کے اعتبار سے منظم مختصر رسالہ۔
۲. معارج السؤال: سوال و جواب کے انداز میں علمی نکات پر مشتمل تصنیف۔
۳. تاج المواليد: موالید اور اسلامی تقریبات سے متعلق ایک نادر کتاب۔

۴. الوافي في تفسير القرآن: ایک اور اہم تفسیر، جو غالباً مختصر اور جامع انداز کی حامل ہے۔

۵. شواهد التنزيل لقواعد التفصيل: تفسیری آیات کے نزول کے شواہد پر مبنی تحقیقی کام۔

۶. غنية العابد و منية الزاهد: عبادت گزاروں اور زاہدوں کے لیے روحانی اور علمی رہنمائی۔

۷. رسالة حقائق الأمور في الأحبار: فقہی اور معلوماتی نکات پر مشتمل ایک دقیق رسالہ۔

۸. القائق: ممکنہ طور پر کلامی یا فقہی موضوع پر مشتمل ایک کم معروف کتاب۔

۹. رواية صحيفة الرضا علىه السلام: امام علی رضا علیہ السلام کی حدیثی صحیفہ کی روایت۔

۱۰. النور المبين: عقائد یا تفسیر کے موضوع پر مبنی کتاب، جو غالباً توحید یا قرآن کے علمی پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔

علامہ طبرسیؒ کی یہ متنوع تصانیف اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ وہ صرف ایک مفسر نہیں بلکہ ایک جامع العلوم اسلامی مفکر، ادیب، فقیہ، اور محدث تھے۔ ان کا قلم ہر میدان میں رواں رہا اور ان کی تحریروں نے اسلامی دنیا میں فکر و نظر کے نئے دریچے کھولے۔

تفسیر مجمع البیان اور اس کی علمی اہمیت

تفسیر مجمع البیان لعلوم القرآن علامہ ابو علی الفضل بن حسن الطبرسی (۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) کی علمی بصیرت، فکری تبحر اور تفسیری مہارت کا شاہکار نمونہ ہے۔ یہ تفسیر اسلامی تفسیری ادب میں اپنے جامع منہج، اعتدال پسندی، تنقیدی شعور اور مختلف علوم کی یکجائی کے لحاظ سے ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔

۱۔ تفسیری اسلوب کی جامعیت

الطبرسیؒ نے مجمع البیان میں ایک منفرد اور مربوط اسلوب اختیار کیا، جس کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

لغوی تحقیق: ہر آیت کی لغوی توضیح میں انہوں نے خلیل بن احمد، ابن فارس، اور الزبیدی جیسے ماہرین لغت کی آرا کو شامل کیا۔

اعراب و نحو: نحوی مشکلات کی وضاحت کرتے ہوئے سیبویہ، اخفش، اور ابن جنی جیسے نحوی ماہرین کے اقوال نقل کیے۔

قراءات: مختلف قراء کی قراءات کا موازنہ، اس کے دلائل اور فقہی اثرات کو بیان کیا۔

اسباب النزول : آیات کے پس منظر میں مستند روایات کو بیان کیا، جن میں اکثر ابن عباس، عطاء، قتادہ اور مجاہد جیسے مفسرین کے اقوال شامل ہیں۔

احکام و فقہ : فقہی مباحث میں شیعہ اور سنی اقوال کو غیر جانبدار انداز میں پیش کیا۔

- کلامی و اعتقادی مباحث : علم کلام کی باریکیوں کو تفصیل سے بیان کیا اور اہل سنت و شیعہ مکاتب کے دلائل کا تجزیہ کیا۔

جیسا کہ حسین (۲۰۰۵) لکھتے ہیں" الطبرسی کی تفسیر، مفسر کی لغوی مہارت، کلامی بصیرت، اور فقہی اعتدال کا ایک حسین امتزاج ہے، جو تفسیر نویسی کی تاریخ میں منفرد مثال رکھتا ہے۔ "(ص. ۱۸۲)

۲۔ نظم قرآن پر خصوصی توجہ

الطبرسی کی خاص توجہ قرآن کی آیات کی باہمی مناسبت (نظم) پر تھی۔ انہوں نے سورتوں کے آغاز، اختتام، اور آیات کی ترتیب کو نہ صرف علمی انداز میں بیان کیا بلکہ اس سے معنوی ربط بھی اخذ کیا۔

شیخ عباس قمی کے مطابق" : الطبرسی نے نہ صرف تفسیری ذخیرے کو وسیع کیا بلکہ اس میں علم نظم القرآن کی بنیاد بھی فراہم کی، جو بعد میں تفسیر البرہان، نور الثقلین اور دیگر شیعی تفاسیر کے لیے ایک نقشِ راہ بنی۔ "(قمی، ۱۹۵۲، ص. ۲۱۴)

۳۔ علمی مآخذ و مصادر کی وسعت

الطبرسیؒ نے درج ذیل مآخذ سے استفادہ کیا:

- تفسیر طبری
- تفسیر کشاف (زمخشری)
- تفسیر قمی
- تفسیر علی بن ابراہیم
- تفسیر فرات کوفی
- تفسیر نعمانی
- تفسیر ثعلبی
- احادیث اہل بیتؑ، خاص طور پر امام باقرؑ و امام صادقؑ کے تفسیری اقوال

جیسا کہ الذہبی (۱۹۹۱) نے اعتراف کیا" : مجمع البیان ایک ایسی تفسیر ہے جس میں اہل سنت اور شیعہ مصادر کا ایسا توازن ملتا ہے کہ وہ دونوں مکاتب کے لیے علمی استفادے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ "(ص. ۲۲۳)

۴۔ بین المسالک رواداری

الطبرسی کا سب سے بڑا کمال ان کی بین المسالک اعتدال پسندی ہے۔ انہوں نے مختلف فقہی و کلامی آرا کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ اعتدال، ادب اور غیر جانبداری کو ملحوظ رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ مجمع البیان کو امام فخر الدین رازی اور علامہ زمخشری جیسے مفسرین کی تفاسیر کے ساتھ تقابل میں پیش کیا جاتا ہے۔

تفسیر مجمع البیان کے بارے میں علمائے اسلام کی آراء

تفسیر "مجمع البیان فی تفسیر القرآن" علامہ امین الاسلام الطبرسیؒ کی وہ علمی شاہکار ہے جس نے صرف شیعہ مدارس ہی نہیں بلکہ سنّی مکتبِ فکر کے بڑے بڑے علماء کو بھی متاثر کیا ہے۔ اس تفسیر کی جامعیت، علمی توازن، لسانی پختگی، اور فرقہ وارانہ تعصب سے پاک اعتدال پسندانہ روش نے مختلف مکاتبِ فکر کے اہلِ علم کو اسے قدر و وقار کی نگاہ سے دیکھنے پر مجبور کیا۔ ذیل میں چند ممتاز علما کی آراء دی جا رہی ہیں، جو اس تفسیر کی علمی اہمیت، فنی استناد، اور امتِ مسلمہ میں اس کے مقام کی شہادت دیتی ہیں:

۱۔ شیخ محمد تقی القمی (بانی دار التقریب بین المذاہب الاسلامیہ)

شیخ محمد تقی القمیؒ، جو مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی اور علمی تقارب کے علمبردار تھے، وہ فرماتے ہیں": شیخ الطبرسی نے تفسیر مجمع البیان میں نہایت متوازن اور باادب انداز اپنایا ہے۔ وہ اختلافی مسائل پر بحث کرتے ہوئے اپنے مخالفین کی آرا کو عزت و وقار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ان کا اسلوب 'جدال بالحسنیٰ' کا حقیقی نمونہ ہے۔ وہ نہ تو تعصب کا شکار ہیں اور نہ ہی سخت بیانی سے کام لیتے ہیں" (القمی، ۱۹۵۰، ص. ۱۱۲)۔

۲۔ شیخ محمد واعظ زادہ خراسانی (بانی دار التقریب، معروف شیعہ مفکر)

واعظ زادہ خراسانیؒ جنہوں نے علمی تقارب کی بنیاد پر کئی تحقیقی کاوشیں کیں، اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں : "مجمع البیان علامہ الطبرسی کی وہ عظیم تفسیر ہے جو علمی جامعیت، ادبی لطافت، اور نحوی پختگی میں اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے اس تفسیر میں کلامی، لغوی، نحوی اور تفسیری پہلوؤں کو اس طرح سمیٹا ہے کہ ہر مکتبِ فکر کے طالب علم کو اس میں استفادے کا سامان میسر آتا ہے" (واعظ زادہ، ۱۹۸۳، ص. ۸۹)۔

۳۔ شیخ عبد المجید سلیم (سابق شیخ الازہر، مصر)

شیخ عبد المجید سلیمؒ جنہوں نے تقارب بین المذاہب کے عملی اقدامات میں نمایاں کردار ادا کیا، وہ تفسیر مجمع البیان کو ان الفاظ میں سراہتے ہیں" : یہ تفسیر نہایت اعلیٰ درجے کی علمی گہرائی کی حامل ہے، جس میں مصنف نے صرف روایت ہی

نہیں بلکہ درایت، فقہ، نحو، لغت اور قرآنی نظم کے مباحث بھی پیش کیے ہیں۔ میں مبالغہ نہیں کر رہا اگر کہوں کہ یہ ان تفاسیر میں سر فہرست ہے جنہیں تحقیقِ قرآنی میں مراجع کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے" (سلیم، ۱۹۵۴، ص. ۷۶)۔

۴۔ شیخ محمود شلتوت (سابق شیخ الازہر، مؤلف "الاسلام عقیدہ و شریعہ")

شیخ محمود شلتوتؒ کا شمار ان علما میں ہوتا ہے جنہوں نے اہل تشیع کو اسلامی امت کا جزء قرار دیا۔ وہ تفسیر مجمع البیان کے متعلق لکھتے ہیں": شیخ الطبرسی کا اعتدال، دینی اخلاص اور فکری وسعت قابلِ رشک ہے۔ ان کی تفسیر میں وہ تمام اوصاف جمع ہیں جو ایک متوازن، عقلی و نقلی دلائل سے مزین، اور اتحادِ امت کے لیے مفید تفسیر میں ہونے چاہئیں۔ ان کی کتاب علمی دیانت کا ایک زندہ نمونہ ہے" (شلتوت، ۱۹۶۰، ص. ۱۳۲)۔

ان جلیل القدر علما کی گواہیاں نہ صرف اس بات کی دلیل ہیں کہ "مجمع البیان" شیعہ تفسیری روایت کی ایک قیمتی متاع ہے، بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس تفسیر نے سنّی علما اور علمی اداروں کو بھی متاثر کیا۔ شیخ الطبرسیؒ نے علمی اعتدال، اخلاقی دیانت، اور لسانی معیار کو جو مقام دیا، وہ کم ہی کسی مفسر کے ہاں نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تفسیر آج تک حوزات علمیہ، جامعات اور تحقیقی مراکز میں اہم ماخذ کے طور پر پڑھی اور پڑھائی جارہی ہے۔

تحقیقی خلاصہ

الطبرسیؒ نے مجمع البیان میں صرف شیعی تفسیر کو وسعت نہیں دی بلکہ قرآن فہمی کو علم و عقل کے ترازو پر پرکھنے کی راہ ہموار کی۔

ان کی تفسیر، اسلوبِ ترتیب، فقہی اعتدال، اور لغوی گہرائی کے باعث قرون وسطیٰ کی سب سے متوازن اور جامع تفاسیر میں شمار کی جاتی ہے۔ اس تفسیر کا انداز نقلی و عقلی دلائل کا حسین امتزاج ہے، جو طلبائے علم اور مفسرین کے لیے آج بھی رہنما ہے۔

حوالہ جات

١. القمی، م. ت .(1950) .التقریب بین المذاهب الإسلامیة: دراسة مقارنة .دار التقریب، قاہرہ۔

٢. واعظ زادہ، م .(1983) .الوحدة الإسلامیة والنهج المعتدل .مؤسسة البلاغ، بیروت۔

٣. سلیم، ع. م .(1954) .منبر التقریب: دراسات حول الوحدة الإسلامیة .دار الفکر العربی، قاہرہ۔

٤. شلتوت، م .(1960) .الاسلام عقیدة وشریعة .مطبعة دار المعارف، مصر۔

٥. حسین، ا۔ (٢٠٠٥ء)۔ الطبرسی کی قرآنی تفسیر: مجمع البیان کا مطالعہ۔ اسلامک اسٹڈیز جرنل، ٤٤(2)، ١٧٧-١٩٤۔

٦. الذہبی، م۔ ح۔ (١٩٩١ء)۔ التفسیر و المفسرون۔ قاہرہ: مکتبة وہبہ۔

٧. نصر، س۔ ح، داغلی، سی۔ کے، دقاق، م۔ م، لمبارد، ج۔ ای۔ بی، و رستم، م۔ (٢٠١٥ء)۔ دی اسٹڈی قرآن: اے نیو ٹرانسلیشن اینڈ کمنٹری۔ نیویارک: ہارپر ون۔

٨. قمی، ع۔ (١٩٥٢ء)۔ سفینة البحار۔ نجف: دار المہجة۔

٩. طبرسی، فضل بن حسن۔ (١٩٨٦ء)۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن۔ تہران: نشر اسلامی۔

١٠. ابن شہر آشوب۔ (تاریخ ندارد)۔ معالم العلماء۔ قم: دار المفید۔

١١. الذہبی، محمد بن احمد۔ (تاریخ ندارد)۔ میزان الاعتدال۔ قاہرہ: دار الکتب العلمیہ۔

١٢. شلتوت، محمود۔ (١٩٦٦ء)۔ الاسلام: عقیدہ و شریعہ۔ قاہرہ: دار القلم۔

١٣. خلیفہ، یوسف۔ (١٩٨٢ء)۔ دراسات فی التفسیر و علوم القرآن۔ قاہرہ یونیورسٹی پریس۔

١٤. طوسی، حسن بن محمد۔ (٢٠٠٧ء)۔ التبیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت: دار احیاء التراث۔

١٥. مدرسی، حسین۔ (١٩٩٣ء)۔ روایات اور بقا: اوائل شیعہ لٹریچر کا ایک کتابی جائزہ۔ آکسفورڈ: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

١٦. سچدینہ، عبد العزیز۔ (١٩٨١ء)۔ اسلامی مہدویت: شیعہ اثنا عشری نظریہ مہدی کا جائزہ۔ البانی: اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک پریس۔

١٧. طباطبائی، محمد حسین۔ (١٩٨١ء)۔ قرآن اور اسلام: مسلمانوں کی زندگی پر اس کا اثر و نفوذ۔ لندن: زہراء پبلیکیشنز۔

١٨. الطبرسی، الفضل بن الحسن .مجمع البیان فی تفسیر القرآن .دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

١٩. بیہقی، ابو الحسن علی بن زید .تاریخ بیہق .تحقیق: احمد صادق۔

٢٠. نجاشی، احمد بن علی .رجال النجاشی .قم: مؤسسه النشر الاسلامی۔

٢١. خوئی، ابو القاسم .معجم رجال الحدیث.

٢٢. ابن شہرآشوب .معالم العلماء.

٢٣. الذہبی، محمد بن احمد .سیر اعلام النبلاء.

٢٤. لؤلؤالبحرین في الإجازات وتراجم رجال الحدیث ' للشیخ یوسف بن أحمد البحراني <ت ١١٨٦ھ> تحقیق السید محمد صادق بحرالعلوم النجف الأشرف ١٩٦٩ م ' ص ٣٤٧

٢٥. أنباه الرواة ج٣ ص ٦ و جامع الرواة لمحمد بن علي الأردبیلي طهران ١٣٣١ھ ' ج٢ ص ٤ و روضات الجنات ج٥ ص ٣٥٧

٢٦. دراسات في القرأن والحدیث دکتو ریوسف خلیفة <ت١٩٩٤> ص ١٣٦ الناشر دار العرب القاهرة ١٩٨١م .

٢٧. عبد المجید سلیم المصري (١٢٩٩-١٣٧٣ھ) فقیه حنفي' و مفت ملم بالمعارف السلامیة' من دعاة الوحدة الإسلامیة'وتخرج بالجامع الأزهر من مصر'وباشر التدرریس بالمعاهد ثم بمدرسة القضاء الشرعي وتقلد مناصب متعددة منها : رئاسة لجنة الفتوی' وعین شیخ الأزهر ١٣٦٩ھ ثم عمل وکیلاً لجماعة التقریب بین المذاهب الإسلامیة وکتب في هذا المجال مقالات نشرت في مجلة < رسالة الإسلام> انظر: موسوعة طبقات الفقهاء ج ١٤ ص ٣٩٢ برقم ٤٦٥٤

٢٨. أحمد بن فارس بن زکریا' طبع القاهره دار الحدیث ١٤٢٩ھ ٢٠٠٨م 'مادة العین اللام وما یاثمهما : علم"

٢٩. ابن منظور 'أبو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم لسان العرب' نشر دار صادر بیروت مادة عرب

٣٠. الفیروز آبادي ' مجد الدین محمد بن یعقوب (ت١٩٩٦م) القاموس المحیط' ضبط الشیخ محمد البقاعي 'نشر دار الفکر بیروت مادة عرب

٣١. الإعراب البناء دراسته في نظریة النحو العربي دکتور جمیل علوش طبع الأولی ج ١ ص ١٧ نشر مؤسسة الجامعیة بیروت ١٩٩٧

٣٢. الخصائص لأبي الفتح عثمان بن جني (ت ٣٩٢) تحقیق محمد علي النجار عالم الکتب طبع الثانیة ج ١ ص ٦٨ دار النشر بیروت ١٤٣١ھ ٢٠١٠م

٣٣. الکتاب' لأبي بشر عمرو بن عثمان بن قنبر المعروف سیبویه(ت ١٨٠ھ) تحقیق عبد السلام هارون'ط ثالثة ج١ ص ١٣ نشر'مکتبة الخانجي –القاهرة ١٤٠٨ھ -١٩٨٨م

٣٤. الصاحبي في فقه اللغة العربية ومسائلها وسنن العربية في كلامها لأبي الحسين أحمد بن فارس بن زكريا، علق عليه أحمد حسن بسج، ط الأولى ص ١٤٣ نشر دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٨هـ-١٩٩٧م

٣٥. تأويل مشكل الفرآن ، لأبي محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبة < ت ٢٧٦ه > تحقيق السيد أحمد صقر، ط الثانية ١٣٩٣ه ص ١٤، نشر دار التراث –القاهرة

٣٦. علم اللغة بين القديم الحديث د عبد الغفار حامد (ت ١٩٩٨م) طبعة ٣ ص ٢٧٢-٤٠٦ مطبعة الجيلاوي

٣٧. العقاد عباس محمود (ت ١٩٨٨م) أشتأت مجتمعات في اللغة والادب طبع ١ ص ٣٠-١٥٦ دار المعارف مصر

٣٨. فقه اللغة المقارن دكتور إبراهيم السامرائي طبع ٢ ص ١٢٣ دار العلم بيروت

٣٩. علي بن محمد الاشموني شرح الأشموني على ألفية بن مالك ج١ ص ٣١-٥٧٦ مكتبة الإيمان القاهرة

٤٠. عبد الرحمن بن إسحاق الزجاجي(م١٩٧٩) الإيضاح في علل النحو، تحقيق المبارك دكتور مازن ط٣ ص ٩١-١٥٩ دار النفائس بيروت